تاثرات

انسان کے معاشرتی نظام کا قصرِ رفیع جن بنیادوں پر استوار ہے، ان میں اخلاق کو اوّلین اہمیت حاصل ہے۔ اگر اخلاق صحیح ہے اور انسان نے مخلوقِ خدا سے اس کے حسبِ مراتب بہتر تعلقات قائم کرنے اور قائم رکھنے کا طریقہ سیکھ لیا ہے، اور یہ معلوم کر لیا ہے کہ کس سے کس قسم کا برتاؤ کیا جائے تو سمجھ لیجیے کہ اس نے فوز و فلاح کی تمام منزلیں طے کر لی ہیں اور ان مشکلات پر قابو پالیا ہے، جو اس سلسلے میں پیش آسکتی ہیں۔

حسنِ معاملت، عذوبتِ لسان، شیرینیِ کلام، بہترین کردار کا اظہار، لین دین کی صفائی، انسانیت کی ہمدردی، لوگوں کی خیر خواہی، بڑے کا احترام، چھوٹے پر شفقت، ایک دوسرے سے مخلصانہ برتاؤ، باہمی معاملات میں دوسرے کے جذبات کا احترام وغیرہ سب چیزیں اخلاقِ حسنہ کہلاتی ہیں۔ اگر ان امور کی انجام دہی میں ٹیڑھ پائی جائے اور آپس کے معاملات میں انسانی خیر خواہی کا فقدان ہو، تو اسے بداخلاقی سے تعبیر کیا جائے گا۔

جس شخص کا معاملاتی پہلو جتنا اونچا ہوگا، اتنا ہی وہ بلند اخلاق ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں سوال ہوا، تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، کان خلقہ القرآن، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن کے قالب میں ڈھلا ہوا تھا۔ یعنی آپ کے اخلاق کا پیمانہ انتہائی بلند تھا اور معاملات کے تمام پہلو حکمِ خداوندی کے عین مطابق تھے۔ آپ جو قدم اُٹھاتے، وہ اللہ کے احکام کے تابع ہوتا۔ ذرا بھی اِدھر اُدھر عنانِ توجہ مبذول نہ فرماتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بھی یہی حکم دیا ہے کہ وہ اخلاقِ حسنہ سے مزین ہوں اور ہر معاملے میں احکامِ شریعت کو ملحوظِ خاطر رکھیں۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جو اسلام سے ہم آہنگ نہ ہو۔ اُٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، غرض ہر جُنبش و حرکت میں اسلام کو رہنما مانیں۔

اگر ہم آنحضرتؐ کے ارشاداتِ گرامی پر عمل پیرا ہو جائیں اور انہی اخلاق کو اپنا لیں جن کا اسلام نے حکم دیا ہے تو ہر شعبۂ حیات میں بُرائی کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور انسان صاف ستھری زندگی کا خوگر بن جاتا ہے۔